فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون○
اگر تم خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو!

الافاضات السنیہ

الملقب بہ

فتاوٰی مہریہ

یعنی

مجموعہ فتاوٰی حضرت قبلہ عالم علامۂ زمان خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و ترتیب

مولانا فیض احمد صاحب فیض، جامعہ غوثیہ، گولڑا شریف

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سیدنا پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سیدنا شاہ عبد الحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

طریق شتی یقوی بعضها بعضاً خمسة لا جمعة علیهم وعد منهم اهل البادیة۔ اس کے علاوہ اُور تخصیصات کے بھی محدّثین قائل ہیں۔ باوجودیکہ بپاسِ مذہب خود جوازِ اقامتِ جمعہ فی القریٰ کے بھی ماننے والے ہیں۔ چنانچہ علّامہ ابنِ حجرؒ تلخیص میں تحریر فرماتے ہیں :۔

وقال ابن المنذر لم یختلف الناس فی ان الجمعة لم تکن تصلی فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وفی عهد الخلفاء الراشدین الا فی مسجد النبی صلی الله علیه وسلم وفی تعطیل الناس مساجدهم یوم الجمعة واجتماعهم فی مسجد واحد ابین البیان بان الجمعة خلاف سائر الصلوٰة وانها لا تصلی الا فی مکان واحد۔ اُور حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وقد تلقت الامة تلقیاً معنویاً من تلقی لفظه انه یشترط فی الجمعة الجماعة ونوع من التمدن وکان النبی صلی الله علیه وسلم وخلفائه رضی الله تعالیٰ عنهم والائمة المجتهدون رحمهم الله یجمعون فی البلدان ولا یواخذون اهل البدو بل ولا یقام فی عهدهم فی البدو ففهموا من ذالك قرناً بعد قرن وعصراً بعد عصر انه یشترط لها الجماعة والتمدن اقول وذالك لانه لما کان حقیقة الجمعة اشاعة الدین فی البلد وجب ان ینظر الی تمدن وجماعةٍ۔ ان روایاتِ مذکورہ بالا سے اتنا تو بخوبی ظاہر ہوگیا کہ صلوٰۃ جمعہ کی کیفیّت صلوٰۃ خمسہ کی طرح نہیں۔ اُور نہ آیت فرضیّتِ جمعہ اپنے عمومِ افرادی پر ہے۔ اُور تعمیم تخصیص مکانی سے تو خود ہی ساکت ہے۔ اُور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بہت سے احکام و اخبار بظاہر عام معلوم ہوتے ہیں مگر دراصل ان کے مامُور و مخبر بہ خاص ہوتے ہیں۔ مثلاً آیت ان الذین کفروا سواء علیهم أأنذرتهم ام لم تنذرهم لا یؤمنون میں بلحاظ لفظ موصول خبر عام ہے مُصرین و غیر مُصرین علی الکفر دونوں کو شامل معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں مخبر بہ اس کا خاص ہے اُور اوّل ہی سے معدُودے چند افراد مثل ابُولہب ابُوجہل وغیرہ اس سے مُراد ہیں۔ ورنہ آیۂ مذکورہ خلافِ واقعہ ہوجائے گی۔ اور کلامِ الٰہی میں کذب لازم آجائے گا۔ اس واسطے کہ ہزاروں کافر حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کی تبلیغِ احکام کے بدولت مسلمان ہُوتے پس لامحالہ اس خبر کے مخبر بہ مصرین علی الکفر ہی لینا پڑیں گے۔ اُور غیر مصرین علی الکفر پہلے ہی سے خارج سمجھے جائیں گے اسی طرح آیت فرضیّتِ جمعہ اُور دیگر عمُومات و اطلاقات واردہ احادیث کو جو در بارۂ حکمِ جمعہ وارد ہوتی ہیں۔ ان کو اوّل ہی سے مخصص تسلیم کیا جائے گا۔ اُور ان عمُومات و اطلاقاتِ نصوص کے مخاطب و مکلّف وہی حضرات تصوّر کیے جائیں گے جو بارشاد و تعامل حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم مخصُوص بفرضیّتِ جمعہ ہو چکے تھے جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ جیسے آیت اولیٰ میں مخبر بہ خاص تھے۔ ویسے ہی نصُوصِ جمعہ میں مکلّف و مامُور خاص ہیں۔ ورنہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم و تعامل آنحضرتؐ و جُملہ اصحابہ کے سراسر مخالفت لازم آئے گی۔ اس واسطے کہ روایاتِ صحیحہ معتبرہ و اقوال و مسلّمات عُلمائے اُمّت سے یہ امر پُوری طرح مسلّم و محقق ہوچکا ہے کہ فرضیّتِ نمازِ جمعہ کی مکّہ معظّمہ میں بذریعہ وحی قبل ہجرتِ نبویؐ ہوچکی تھی مگر غلبۂ کفار کی وجہ سے جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کو مکّہ معظّمہ میں اقامتِ جمعہ کی قدرت حاصل نہ تھی۔ بدیں وجہ اقامتِ جمعہ سے معذُور رہے۔ مگر اہالیانِ مدینہ طیّبہ کو اقامتِ جمعہ کا حکم فرمایا۔ اُور حسب الحکم مدینہ منوّرہ میں تا مقدمِ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم برابر جمعہ جاری رہا۔ بعد ازاں حضوؐر نے مکّہ معظّمہ سے ہجرت فرمائی تو اوّل آپ کا نزول قبا۔